www.KitaboSunnat.com

PDF Split DEMO : Purchase from www.A-PDF.com to remove the waterm

لگانے رکھنا اور اس کی تکمیل کا منتظر رہنا، زندگی کی بہاریں دیکھنے کا آرزومند رہنا۔ جیسے کسی شاعر نے اپنے دوست سے وفا کی آرزو میں یہ مصرع کہہ دیا جو امل کے مفہوم کی صحیح ترجمانی کرتا ہے ؎

بس فریب ہے طولِ امل ہے، کچھ بھی نہیں!

ارشادِ باری ہے:

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ۔ (۱۵/۳)

(اے پیغمبر!) اُن کو اُن کے حال پر رہنے دو کہ کھا لیں اور فائدے اٹھا لیں اور (طولِ) امل ان کو (دنیا میں) مشغول کیے رہے، عنقریب اُن کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا۔

۲- أُمْنِيَّة: (ج امانی) ایسی آرزو جس کی کوئی مضبوط بنیاد موجود نہ ہو۔ حسن ظن و تخمین پر کوئی خیال باندھنا پھر اس کی آرزو رکھنا (مف) گویا یہ لفظ باطل اور جھوٹی خواہشات اور توقعات لگانے کے لیے آتا ہے۔ قرآن میں ہے:

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ۔ (۲/۱۱۱)

اور (یہودی اور عیسائی) کہتے ہیں کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے سوا کوئی بہشت میں نہیں جائے گا۔ یہ ان لوگوں کے خیالات باطل ہیں۔ (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دیجیے، اگر سچے ہو تو دلیل پیش کرو۔

اور بعض علماء نے درج ذیل آیت:

وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ۔ (۲/۷۸)

اور ان میں سے بعض اَن پڑھ ہیں کہ اپنے خیالاتِ باطل کے سوا (خدا کی) کتابوں سے واقف ہی نہیں اور وہ صرف ظن سے کام لیتے ہیں۔

میں امانی سے مراد وہ روایات لی ہیں جو انہوں نے اپنی طرف سے دین میں شامل کر لی تھیں یا تحریف کر لی تھی اور مجاہد نے إِلَّا أَمَانِيَّ کے معنی إِلَّا كَذِبًا یعنی جھوٹ کیا ہے اور بعض نے "أَمَانِيَّ" سے مراد بے سوچے سمجھے تلاوت کرنا مراد لیا ہے۔ (مف) جیسا کہ اس خیال کی تائید بعض دوسری آیات بھی کرتی ہیں اور تَمَنّٰی بمعنی جھوٹی بات کرنا تمنی الرجل یعنی اس نے جھوٹ بولا (م۔ق) قرآن میں ہے:

أَمْ لِلْإِنسَانِ مَا تَمَنَّىٰ (۵۳/۲۴)

کیا انسان جس چیز کی آرزو کرتا ہے وہ اسے ضرور ملتی ہے؟

۳- وَدّ: اس کے بنیادی معنی میں دو باتیں پائی جاتی ہیں (۱) کسی چیز سے محبت کرنا (۲) اس کے حصول کی آرزو کرنا۔ پھر یہ لفظ کبھی دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے کبھی کسی ایک معنی میں۔ مثلاً درج ذیل آیت:

رُّبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ (۱۵/۲)

کسی وقت کافر لوگ آرزو کریں گے کہ اے کاش وہ مسلمان ہوتے۔

میں دونوں باتیں پائی جاتی ہیں۔ اور درج ذیل آیت:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ

اور جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کیے خدا ان کی محبت

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيرٌ (۶۷/۴) پھر دوبارہ (سہ بارہ) نظر کرو تو نگاہ (ہر بار) تیرے پاس ناکام اور تھک کر لوٹ آئے گی۔

جب کوئی شاعر اپنا کلام سناتا ہے تو کسی اچھے شعر پر حاضرین میں سے کوئی مکرر کا نعرہ لگاتا ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس شعر کو دوبارہ سہ بارہ پڑھ کر سناؤ۔ یہی کَرَّۃ کا مفہوم ہے اور ابو ہلال عسکری کے نزدیک دوسری بار کرنے یا دہرانے کے لیے اعادہ اور دو بار سے زیادہ کرنے کے لیے کرّۃ آتا ہے (فق۔ل ۲۷)

۴۔ تَارَۃً: اسے بعض اہل لغت تور کے تحت لائے ہیں اور بعض تار کے تحت۔ اور اس کا معنی ہے اعادۃ بَعْدَ مَرَّۃٍ (م۔ق) اور بمعنی ہنگام و یکبارہ (م۔ل) یعنی کبھی کسی وقت ایک بار پھر وہ کام کرنا۔ کہتے ہیں فعلت تارۃ ھذا وتارۃ ذاک۔ یعنی میں نے کبھی تو یہ کام کیا اور کبھی وہ (منجد) گویا تارۃ ایسے کام کا اعادہ ہے جو کبھی کسی زمانہ میں پہلے کیا تھا۔ ارشاد باری ہے:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى (۲۰/۵۵) اس (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری مرتبہ نکالیں گے۔

ماحصل: (۱) مَرَّۃ: بار۔ دفعہ یا مرتبہ کے لیے عام لفظ۔

(۲) کَرَّۃ۔ یعنی ایک بار پھر مکرر وہی کام کرنا۔ دو بار سے زیادہ کرنے کے لیے آتا ہے۔

(۳) تَارَۃً۔ کبھی پھر وہ کام یا اس جیسا کام کرنا۔

۸۔ بارش

کے لیے مَطَر، مَآء، طَلّ، وَدْق، غَيْث، مِدْرَار، غَدَق، وَابِل، صَيِّب کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ مَطَر۔ بارش کے لیے عام لفظ ہے۔ بارش فائدہ مند ہو یا نقصان دہ۔ پانی برسے یا کوئی اور چیز سب کے لیے مطر کا لفظ استعمال ہو سکتا ہے اور اَمْطَرَ بمعنی بارش برسانا۔ ارشاد باری ہے:

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا فَسَاۗءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ (۲۶/۱۷۳) اور ہم نے ان پر مینہ برسایا۔ سو جو مینہ ان پر برسا، جو ڈرائے گئے تھے، وہ بُرا تھا۔

۲۔ مَآء: لفظی معنی پانی ہے (ج میاہ) مجازاً بارش کے لیے استعمال ہوتا ہے: مثلاً

وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ (۲/۲۲) اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہارے کھانے کے لیے انواع و اقسام کے میوے پیدا کیے۔

۳۔ طَلّ: بالکل خفیف اور کمزور سی بارش (فل ۲۵۶۔ مل) شبنم اور پھوار دونوں کے لیے طَلّ کا لفظ استعمال ہوتا ہے (ف۔م) قرآن میں ہے:

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ (۲/۲۶۵) پھر اگر (اس باغ پر) مینہ نہ پڑے تو پھر پھوار ہی کافی ہے۔

۴۔ وَدْق: جو بارش لگاتار ہوتی رہے اسے وَدْق کہتے ہیں (فل ۲۵۸) ایسی بارش عموماً آہستہ آہستہ اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری ہے:

قَالُوْا يٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِيْهَا وَهُمْ يَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ (۶/۳۱) — تو کہیں گے کہ ہائے اس تقصیر پر افسوس ہے جو ہم نے قیامت کے بارے میں کی۔ اور وہ اپنے (اعمال کے) بوجھ اپنی پیٹھوں پر اٹھائے ہوئے ہونگے۔

۳۔ سُقِطَ فِیْ یَدِہٖ: محاورہ ہے جس کے معنی اپنی کی ہوئی بات یا دلیل کے غلط معلوم ہونے پر لوگوں کے سامنے نادم اور ذلیل ہونا ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَمَّا سُقِطَ فِیْۤ اَيْدِيْهِمْ وَرَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا (۷/۱۴۹) — اور جب وہ نادم ہوئے اور دیکھا کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں۔

ماحصل: (۱) ندم: اپنے کسی بُرے فعل پر پچھتانا۔

(۲) حَسْرَۃ: انتہائے ندامت اور اس کا اظہار۔

(۳) سُقِطَ فِیْ یَدِہٖ: اپنا سا منہ لے کر رہ جانا۔ اپنی بات یا دلیل کی غلطی کے احساس پر نادم ہونا۔

پراگندہ ہونا دیکھیے "بکھرنا"

۱۲۔ پُرانا — پُرانا ہونا

کے لیے بَلِیَ، قَدِیْم اور عَتِیْق کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ بَلِیَ (یَبْلٰی بَلَاءً) کسی قابلِ استعمال چیز کا استعمال میں رہنے کی وجہ سے پُرانا اور بوسیدہ ہو جانا۔ بَلِیَ الثَّوْبُ بمعنی کپڑا کا پرانا اور بوسیدہ ہونا (منجد۔ مف) پنجابی "ہنڈ جانا"، قرآن میں ہے:

قَالَ يٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى (۲۰/۱۲۰) — شیطان نے کہا اے آدم! میں بتاؤں تجھ کو درخت سدا زندہ رہنے کا اور بادشاہی جو پرانی نہ ہو (عثمانیؒ)

۲۔ قَدِیْم: پُرانے زمانے کا۔ پرانے وقت کا۔ پُرانا اور اس کی ضد جدید (بمعنی نیا) ہے۔ قَدَمَ بمعنی آگے بڑھنا اور قَدُمَ بمعنی پُرانا ہونا ہے۔ (منجد)

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِيْمِ (۱۲/۹۵) — (یعقوبؑ کے بیٹے) بولے کہ واللہ آپ اسی قدیم غلطی میں (مبتلا) ہیں۔

۳۔ عتیق: العتق (مصد) کے معنی خالص الاصل ہونا۔ جمال۔ شرافت۔ نجابت آزادی۔ کہنگی۔ (منجد) عتیق وہ چیز ہے جس کے قدیم ہونے کے باوجود اس کی شرافت و نجابت میں کوئی فرق نہ آئے۔ زندۂ جاوید۔ اسی لحاظ سے خانہ کعبہ کو بیت العتیق کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (۲۲/۲۹) — پھر چاہیے کہ (حجاج) اپنا میل کچیل دور کریں اور نذریں پوری کریں اور خانہ قدیم (یعنی بیت اللہ) کا طواف کریں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیغ: زاغ بمعنی راہِ حق سے انحراف کرنا۔ زاغ البصر بمعنی نظر کا تھکنا (منجد) اور امام راغب کے نزدیک نگاہ نے غلطی کی اور ایک طرف ہٹ گئی (مف) یہ لفظ عموماً معنوی طور پر استعمال ہوتا ہے اور اس کا مفہوم زاویۂ نگاہ یا نقطۂ نظر میں تبدیلی، ٹیڑھ اور انحراف ہے۔ ارشادِ باری ہے:

فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ (۳/۷)	تو پھر جن لوگوں کے دل میں کجی ہے وہ ان میں سے متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

فَلَمَّا زَاغُوْا اَزَاغَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ (۶۱/۵)	تو جب انہوں نے کجروی کی تو اللہ نے (بھی) اُن کے دل ٹیڑھے کر دیے۔

۳۔ اَلْحَدَ: لَحْد بمعنی قبر اور اس کا بغلی حصہ۔ اور اَلْحَدَ بمعنی راہِ راست سے کسی ایک طرف ہو جانا اور اَلْحَدَ السَّهْمُ الْهَدَفَ بمعنی تیر کا نشانہ کے کسی ایک پہلو میں لگنا۔ اور اَلْحَدَ عَنِ الدِّیْنِ بمعنی دین میں طعن کرنا (مف) اور اس الحاد کا تعلق عقائد سے ہوتا ہے (فق۔ل ۱۸۹) جیسے خدا کی ذات وصفات میں شک کرنا یا معجزات سے انکار کرنا۔ تاہم اس سے انسان کافر نہیں ہوتا (فق ل ۱۸۹)

ارشادِ باری ہے:

وَمَنْ یُّرِدْ فِیْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ (۲۲/۲۵)	اور جو اس میں شرارت سے کجروی (وکفر) کرنا چاہے۔ اس کو ہم دکھ دینے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اَسْمَآئِهٖ (۷/۱۸۰)	اور خدا کے سب نام اچھے ہی اچھے ہیں تو اس کو اس کے ناموں سے پکارا کرو۔ اور جو لوگ اس کے ناموں میں کجی اختیار کرتے ہیں۔ اُن کو چھوڑ دو۔

۴۔ جور: جَارَ بمعنی مَیَلَ عن الطریق (م۔ل) یعنی راستہ سے ایک طرف مائل ہو جانا اور بمعنی شریعت کے احکام سے رک جانا (منجد) اور اس کجی کا تعلق شریعت کے احکام سے عدول کرنا ہے (فق ل ۱۹۹) اور جائر بمعنی ایک طرف جھکا ہوا۔ زیادتی کی طرف مائل۔ ارشادِ باری ہے:

وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِیْلِ وَمِنْهَا جَآئِرٌ (۱۶/۹)	اور سیدھا راستہ خدا تک پہنچتا ہے۔ اور بعض رستے ٹیڑھے ہیں (وہ اس تک نہیں پہنچتے) (جالندھری)

۵۔ نکب: نَکَبَ الْاِنَاءَ: بمعنی برتن میں جو کچھ ہے اسے جھکا کر گرا دینا۔ اور نَکَبَتِ الرِّیْحُ بمعنی ہوا کا ٹیڑھا چلنا (منجد) اور اَلْاَنْکَبُ (۱) بمعنی ٹیڑھے شانے والا اور (۲) وہ اونٹ جو جھک کر چلے (مف) اور اَلْاَنْکَبُ بمعنی ایک شانہ کو دوسرے سے اونچا رکھنے والا۔ ظالم۔ جفا کار۔ اور نَکْبٌ (ج نُکُوْبٌ اور نکبات) بمعنی مصائب (منجد) گویا نَکَبَ ایسے جھکاؤ اور ٹیڑھ کو کہتے ہیں جس کا نتیجہ عیب، ظلم یا مصیبت ہو۔ ارشادِ باری ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مُصَیطِر: اس لفظ کو ص کے بجائے اہل لغت س سے لکھتے ہیں۔ اور قرآن میں ص سے لکھ کر اوپر چھوٹی سی س لکھ دی جاتی ہے۔ پھر بعض اہل لغت اسے مادہ سطر کے تحت لائے ہیں۔ اور بعض سَیطر کے تحت۔ سَیطَرَ عَلیٰ بمعنی کسی پر غالب آنا اور اُسکا نگران بننا۔ اور سیطر بمعنی گماشتہ اور نگران

قرآن میں ہے:

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنتَ مُذَكِّرٌ لَّسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ (۸۸/ ۲۱-۲۲)	آپ انھیں نصیحت کیجئے۔ آپ صرف انہیں نصیحت کرنے والے ہیں۔ ان پر داروغہ نہیں ہیں۔

یعنی ان پر آپ کا کچھ زور نہیں کہ زبردستی ان سے اپنی بات منواسکیں۔

ماحصل: خازن اور مُصَیطِر میں وہی فرق ہے جو حفیظ اور رقیب میں ہے۔ خازن کی ذمہ داری محض یہ ہے کہ وہ جمع شدہ اشیاء کی حفاظت کرے جبکہ مصیطر کے ذمہ ان کی کڑی نگہداشت بھی ہے۔ کیونکہ وہ ان پر غالب ہے۔

۲۔۔۔ داغ دینا

کے لیے وَسَمَ[۱]، کَوَی[۲]، شِیَۃ[۳] (وشی) کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ وَسَمَ: بمعنی نشان کرنا۔ داغ لگانا (مف) اور بمعنی جسم پر نقش و نگار، تل وغیرہ کھودنا (م۔ ل) اور وَسْمَہ بمعنی خضاب لگانا۔ اور وِسام اور وسمہ وہ چیز ہے جس سے داغ لگایا جائے یا رنگا جائے (م ق)

قرآن میں ہے:

سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ (۶۸/ ۱۶)	عنقریب ہم اس کی سونڈ (لمبوتری ناک) پر داغ لگائینگے۔

۲۔ کَوَی یَکْوِیْ: لوہے یا کسی دوسری دھات کے آلہ کو آگ میں سُرخ کر کے اس کو جلد پر رکھ کر داغ دینا اور جلد کا اتنا حصہ جلا دینا۔ اور کاویۃ اس اوزار کو کہتے ہیں جس سے داغ لگایا جائے۔ ارشادِ باری ہے:

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ (۹/ ۳۵)	جس دن (ان کا یہ سونا چاندی) جہنم کی آگ میں گرم کر کے ان سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغ دیا جائے گا۔

۳۔ شِیَۃ: (وشی) وَشَیْتُ الشَّیْءَ وَشْیًا بمعنی کسی چیز میں اس کے عام رنگ کے خلاف کوئی اور رنگ لگانا ہے۔ اور وَشْیَۃ اور شِیَۃ کے معنی ایسے رنگ کا نشان یا داغ ہے جو سارے بدن کے رنگ کے علاوہ ہو (مف) ارشادِ باری ہے:

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا (۲/ ۷۱)	وہ (گائے) بالکل صحیح سالم ہو۔ اور اس پر کسی قسم کا داغ نہ ہو۔

ماحصل: (۱) وَسَمَ: نقش و نگار یا تل وغیرہ کھودنا (۲) کَوَی: کاویۃ وغیرہ سے جلد کو جلا کر داغ دینا۔
(۳) شِیَۃ: ایسا داغ یا نشان جو سارے بدن کے رنگ کے علاوہ ہو۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمعنی تیاری سے متعلقہ سامان. قرآن میں یہ لفظ چونکہ جنگی تیاری کے سلسلہ میں استعمال ہوا ہے لہٰذا اس لفظ کا معنی ہر قسم کی تیاری اور سامان کو بھی شامل ہو گا۔

ارشاد باری ہے:

وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا لَهٗ عُدَّةً (۹/۴۶) — اگر ان کا (منافقین کا میدانِ جنگ میں) نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لیے کچھ سامان بھی تیار کرتے۔

۱۰۔ نَعْمَة: نَعْمَہ بمعنی خوشحالی اور پسندیدہ گزران (م۔ل) اور نَعْمَۃ بمعنی عیش و عشرت کا سامان، سامانِ تعیّش (مف) قرآن میں ہے:

وَنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ (۴۴/۲۷) — اور نعمت کا سامان جن میں وُہ عیش کیا کرتے تھے۔

۱۱۔ رِيْشًا: رِيْشُ الطَّائِر بمعنی پرندہ کے بازو اور پر۔ اور ریّاش بمعنی تیروں پر پرندوں کے پر لگانے والا (منجد) چونکہ پرندوں کے پر بمنزلہ لباس کے ہوتے ہیں تو اسی نسبت سے رِيْشًا کا لفظ انسان کے فاخرانہ لباس اور اس کی زیب و زینت کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ زیب و زینت کا سامان۔ ارشادِ باری ہے:

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا (۷/۲۶) — اے بنی آدم، ہم نے تم پر لباس اتارا جو تمہارے ستر ڈھانکتا ہے اور (بدن کی) زینت ہے۔

۱۲۔ بِضَاعَةً: بمعنی مال کا وافر حصہ جو تجارت کے لیے الگ کر لیا گیا ہو (مف) فروختنی سامان بکاؤ مال۔ اور وُہ سرمایہ یا راس المال جو تجارت کے لیے مخصوص کیا جائے۔ قرآن میں ہے:

قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً (۱۲/۱۹) — پانی لانے والے نے کہا، زہے قسمت! یہ تو خوبصورت لڑکا ہے۔ پھر انہوں نے اسے بکاؤ مال سمجھ کر چھپا لیا۔

۱۳۔ مَاعُوْن: اَلْمَعْنُ بمعنی مفید چیز۔ اور مَاعُوْن ہر اس برتنے والی چیز کو کہتے ہیں جو عام لوگوں کے استعمال میں آئے۔ برتنے کی اشیاء۔ گھر میں برتنے کی چھوٹی موٹی چیزیں۔ مثلاً کلہاڑی، ہنڈیا یا دیگر خانگی اشیاء۔ (منجد) ارشادِ باری ہے:

اَلَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ (۱۰۷/۷) — اور وُہ لوگ جو ریاکاری کرتے ہیں اور برتنے کی چیز عاریتہً نہیں دیتے۔

۱۴۔ حِذْر: حَذَرَ بمعنی محتاط اور چوکنا رہنا (م۔ل) اور حِذْر ہر وُہ سامان ہے جو بچاؤ اور حفاظت کا کام دے۔ گویا جنگ کے دوران حملہ سے بچاؤ کا ہر سامان حِذْر ہے۔ ارشادِ باری ہے:

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ (۴/۱۰۲) — اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تمہیں تکلیف ہو مینہ سے یا تم بیمار ہو کہ ہتھیار اتار رکھو اپنے ہتھیار اور ساتھ لے لو اپنا بچاؤ۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جسے عربی زبان میں شعب کہتے ہیں۔ اور شعب شاخ کو بھی کہتے ہیں (ج شعوب) شعب کے معنی میں دو باتیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں (۱) افتراق (۲) اجتماع۔ یعنی ایسی چیز جو آگے چل کر تو کئی حصوں میں بٹ جائے۔ مگر اس کا اصل ایک ہو اور اصل سے اس کا رابطہ قائم رہے تخلیل کہتے ہیں کہ یہ عربی زبان کی ندرت ہے کہ شعب میں افتراق بھی ہے اور اجتماع بھی (م۔ل)

۲۔ قَبَائِل: (واحد قبیلہ) اب یہ ذات یا شعب پھر کئی چھوٹے حصوں میں بٹ جاتی ہے جسے قبیلہ کہتے ہیں جن کا آپس میں رابطہ قائم ہوتا ہے۔ قبائل الرأس بمعنی سر کی ہڈیاں جو ایک دوسرے سے متصل ہیں (منجد) اسے ہم اپنی زبان میں برادری کہتے ہیں۔ ارشادِ باری ہے:

وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ (۴۹/۱۳)	اور ہم نے تمہاری ذاتیں اور قبیلے تو اس لیے بنائے ہیں کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو ورنہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ عزت تو وہی ہے جو زیادہ پرہیزگار ہو۔

۳۔ فَصِيْلَة: بمعنی خاندان۔ کنبہ۔ کسی ایک فرد کا اپنا خاندان۔ ایک ہی گھر کے افراد۔ اہل خانہ۔ چھوٹا قبیلہ جس میں اس کی بیوی، بیٹے بیٹیاں۔ بہن بھائی۔ والد، والدہ وغیرہ شامل ہیں (ف ل ۲۰۶) ارشادِ باری ہے:

يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ بِبَنِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُؤْوِيْهِ (۷۰/۱۳)	مجرم یہ آرزو کرے گا کہ اس دن کے عذاب کے عوض اپنے بیٹوں، بیوی اور اپنے بھائیوں حتیٰ کہ خاندان بھر کو جس میں وہ رہتا تھا بطور فدیہ دے دے۔

۴۔ رَهْط: کسی قبیلہ کے نوجوانوں کی مختصر سی جماعت جن کی تعداد ۳ سے ۹ تک ہو اور اس میں کوئی عورت نہ ہو (فل ۲۰۵) ایسی جماعت کو بھی رَهْط کہتے ہیں اور اس جماعت کے سردار کو بھی (نیز دیکھیے "سردار") اور صاحبِ منجد کے نزدیک رَهْط کی طرف اگر عدد کی اضافت کریں تو اس سے اشخاص و افراد مراد ہوتے ہیں مثلاً خَمْسَةُ رَهْطٍ بمعنی پانچ اشخاص (منجد) قرآن میں ہے:

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ (۱۱/۹۲)	شعیبؑ نے کہا اے میری قوم! کیا میرے بھائی بند ول کا دباؤ تم پر اللہ سے زیادہ ہے؟

۵۔ عَشِيْرَة: عَشَرَ بمعنی ایک ساتھ مل جل کر رہنا (م ل) اور عشیرۃ اس چھوٹے سے قبیلہ کو کہتے ہیں جو صرف مرد کے رشتہ داروں پر مشتمل ہو۔ جیسے بیٹے، بیٹیاں، باپ دادا، چچے تائے، پھوپھیاں وغیرہ (ف ل ۲۰۶) ارشادِ باری ہے:

وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (۲۶/۲۱۴)	اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو (انجام سے) ڈراؤ۔

۶۔ اَسْبَاط: سِبْط بمعنی اولاد کی اولاد مثلاً پوتے اور نواسے وغیرہ (مف) مگر یہ لفظ زیادہ تر نواسے (لڑکیوں کی اولاد) کے لیے مخصوص ہے۔ جس طرح حفید پوتے کے لیے (منجد) اور اگر اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م

۱ ــــ مارنا

کے لیے ضَرَبَ، وَکَزَ، صَكَّ، دَعَّ، دَمَغَ، رَجَمَ، وَقَذَ، نَطَحَ اور جَلَدَ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۔ ضَرَبَ: عموماً اس کا صلہ ب ہوتا ہے۔ کسی کو ہاتھ یا اور کسی چیز سے مارنا۔ اور صلہ ب کے بعد وہ چیز مذکور ہوتی ہے جس سے مارا جائے۔ یعنی آلۂ ضرب۔ مارنا کے لیے اس لفظ کا استعمال عام ہے (ف ل ۱۸۹)

ارشادِ باری ہے:

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ (۲/۶۰) تو ہم نے موسیٰ سے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔

۲۔ وَکَزَ: مکّہ مارنا۔ اور صاحب فقہ اللغۃ کے نزدیک سینہ یا پہلو پر ہتھیلی یا مکّہ مارنا (ف ل ۱۸۸) قرآن میں ہے:

فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ (۲۸/۱۵) تو موسیٰ نے اسے مکّہ مارا جس سے وہ مر گیا۔

۳۔ صَكَّ: بمعنی دو چیزوں کا آپس میں شدت اور قوت سے ٹکرانا کہ آواز پیدا ہو۔ صَكَّ الْبَابَ دروازے کے تاکوں کا آپس میں ٹکرانا (م ل) اور بمعنی منہ پر مارنا۔ طمانچہ مارنا۔ منہ پیٹنا (ف ل ۱۸۸) قرآن میں ہے:

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوزٌ عَقِيمٌ (۵۱/۲۹) اس (عورت نے) اپنا منہ پیٹا اور کہا کیا بوڑھی اور بانجھ؟ (کے ہاں لڑکا پیدا ہوگا؟)

۴۔ دَعَّ: دھکے مارنا۔ سختی سے دفع کرنا (ف ل ۱۸۸) ارشادِ باری ہے:

فَذَٰلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ (۱۰۷/۲) سو ایسا ہی آدمی یتیم کو دھکے دیتا ہے۔

۵۔ دَمَغَ: بمعنی کسی کو دماغ پر یا سر پر چوٹ لگانا (مف) ارشادِ باری ہے:

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ (۲۱/۱۸) بلکہ ہم سچ کو جھوٹ پر کھینچ مارتے ہیں تو وہ اس کا سر توڑ دیتا ہے۔

۶۔ رَجَمَ: دور سے کسی کو پتھر، کنکر مارنا اور (۲) دور سے کسی پر پتھر کنکر مار کر اسے مار ڈالنا۔ سنگسار کرنا۔ دونوں معنوں میں آتا ہے۔ اور مادی اور معنوی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔ رَجْمًا بِالْغَيْبِ (۱۸/۲۲) بمعنی بغیر نشانہ دیکھے پتھر پھینکنا بھی اور ظن کی بنیاد پر کلام کرنا بھی ہے (م ق) قرآن میں ہے:

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا (۸/۷۲) — جگہ دی اور ان کی مدد کی۔ یہ لوگ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔ اور جو لوگ ایمان تو لائے مگر ہجرت نہیں کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک وہ ہجرت نہ کریں۔

اور مَوْلٰی (ج مَوَالِی) بمعنی وارث۔ ارشادِ باری ہے؛

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۴/۳۳) — اور جو مال ماں باپ یا رشتہ دار چھوڑ مریں تو ہم نے ہر ایک کے وارث مقرر کر دیے ہیں۔

وراثت کا یہ حکم دراصل سلسلۂ مواخات کی ایک کڑی تھی۔ پھر جب مہاجرین کی حالت قدرے سنبھل گئی تو عقد ولاء کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے ختم کر کے اولو الارحام ہی کو وارث قرار دیا گیا۔ البتہ ایسے دوستوں سے بھی اچھا سلوک کر کے کچھ دینے کی ہدایت کر دی گئی۔ ارشادِ باری ہے؛

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ اِلَّآ اَنْ تَفْعَلُوْٓا اِلٰٓى اَوْلِيٰۗىِٕكُمْ مَّعْرُوْفًا۔ (۳۳/۶) — اور کتاب اللہ میں رشتہ دار ہی ایک دوسرے سے زیادہ تعلق رکھتے ہیں بہ نسبت دوسرے مومنین اور مہاجرین کے مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں سے کچھ اچھا سلوک کرنا چاہو تو وہ جائز ہے۔

۲- وِرَاثَۃ: وہ عقدِ شرعی یا احکامِ الٰہی جن کے تحت کسی میت کی ملکیت دوسرے کی ملکیت میں چلی جاتی ہے۔ اس وراثت کا تعلق صرف مال اور ملکیت سے ہی نہیں عادات و خصائل سے بھی ہوتا ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ۔ تو یہاں وَرَثَۃ سے مراد علم اور تبلیغ کے وارث ہیں نہ کہ مال و دولت کے۔ اور وَرِثَ بمعنی کسی میت کا وارث بننا۔ اور اَوْرَثَ بمعنی وارث بنانا۔ اور وِرْثَۃ اور تُرَاث بمعنی ترکہ ہے۔ ارشادِ باری ہے؛

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ (۲۷/۱۶) — اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث بنے۔

تو یہاں وراثت میں مال و دولت، خلافت، نبوت، عادات و خصائل سب کچھ شامل ہے۔

ماحصل؛ (۱) ولایت: عقد ولاء کے تحت میراث میں حصہ جو بعد میں ختم کر دیا گیا۔

(۲) وراثت: عقد شرعی کے تحت قریبی رشتہ داروں کا میراث میں حصہ۔

۴۔۔۔۔ وقت

کے لیے وَقْت اور میقات۔ حِیْن اور حِیْنَئِذٍ۔ اٰنَ۔ اٰنِفًا اور اَجَل کے الفاظ قرآن کریم میں آئے ہیں۔

۱- وقت: معروف لفظ ہے (TIME) الوقت بمعنی زَمَانٌ مَعْلُوْمٌ (م۔ل) ج اوقات۔۔۔۔ اور امام راغب کے الفاظ میں کسی کام کے لیے زمانہ مقررہ کی آخری حد (مف) ارشادِ باری ہے:

قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا — آپ کہہ دیجیے کہ قیامت کا علم تو میرے پروردگار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوادث، بدبختی اور تنگی ترشی کا دَور اور دُول خوشحالی کے دور کے لیے آتا ہے (تفصیل کے لیے دیکھیے گردشِ ایام)

۱۰۔ رَتق اور فَتق: رتق بمعنی دو یا زیادہ چیزوں کو اس طرح ملانا کہ وُہ آپس میں جڑ جائیں یا پیوست ہو جائیں۔ اور فتق بمعنی ایسی پیوستہ چیزوں کو جدا جدا کر دینا۔ ارشاد باری ہے:

اَوَلَمْ یَرَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا (۲۱/۳۰) کیا کافروں نے نہیں دیکھا کہ زمین و آسمان دونوں منہ بند تھے تو ہم نے اُن کو جدا جدا کر دیا۔

۱۱۔ رَغَب اور رَهَب: رَغَب بمعنی کسی چیز کی اس طرح خواہش کرنا اور شوق رکھنا کہ اس سے کچھ امید بھی وابستہ ہو۔ اور رہب اس کی ضد ہے۔ یعنی ایسا خوف جس میں احتیاط اور اضطراب بھی شامل ہو۔ ارشاد باری ہے:

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا (۲۱/۹۰) وُہ لوگ بھلائیوں کی طرف دوڑتے تھے اور ہمیں امید و خوف سے پکارتے تھے۔

۱۲۔ سَراب اور شَراب: ہر پینے کی چیز جو فی الواقعہ پینے کی چیز ہو وُہ شراب ہے۔ اور جو چیز نظر تو شراب آئے مگر حقیقت اس کے برعکس ہو تو وُہ سراب ہے۔ لہٰذا سراب دھوکا کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور سراب دراصل ریت کے اس میدان کو کہتے ہیں جو دُور سے سورج کی روشنی میں موجیں مارتا پانی نظر آتا ہے۔ ارشاد باری ہے:

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۢ بِقِيْعَةٍ يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً (۲۴/۳۹) اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال ایسے ہیں جیسے میدان میں ریت۔ کہ پیاسا اسے پانی سمجھے۔

۱۳۔ سَلَف اور خَلَف، سَلَف بمعنی کسی شخص کے آباء و اجداد جو نیک چال رکھتے ہوں۔ اور خَلَف اس کی ضد ہے یعنی کسی شخص کی مابعد کی نسل جو بُرے عادات و اطوار رکھتے ہوں۔ سَلَف اس پورے معنی میں قرآن میں استعمال نہیں ہوا۔ البتہ خلف کا ذکر موجود ہے۔ ارشاد باری ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا (۱۹/۵۹) پھر ان کے بعد ان کے ناخلف جانشین ہوئے۔ جنھوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشاتِ نفسانی کے پیچھے لگ گئے۔ یہ لوگ عنقریب دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

۱۴۔ سَقَط اور لَقَط۔ سَقَط بمعنی کسی چیز کا اوپر سے زمین پر گرنا۔ قرآن میں ہے:

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا (۶/۵۹) اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اللہ اسے جانتا ہے۔

اور لَقَط اور اِلتَقَط: بمعنی زمین پر کسی گری پڑی کو اٹھا لینا۔ بغیر تکلف کے یا مزاحمت کے کوئی چیز پکڑ لینا۔ اٹھا لینا۔ قرآن میں ہے:

اَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ (۱۲/۱۰) یوسفؑ کو کسی گہرے کنویں میں ڈال دو۔ کوئی راہ گیر اُسے اٹھا لے جائے گا۔

۱۵۔ صَعِق اور صَقَع: صاعقہ اور صاقعہ دونوں کے معنی ہیں ہولناک دھماکہ۔ اگر یہ اجسام سماوی سے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ